ہماری تاریخیں کوئیر ہیں۔

کوئیر اور ٹرانس ساؤتھ ایشین ہسٹریز کا ایک وسیلہ

Ministry for Ethnic Communities
Te Tari Mātāwaka

Rule Foundation
rulefoundation.nz

Adhikaar Aotearoa

کاپی رائٹ اور حوالہ

وسیلہ کاپی رائٹ از Adhikaar Aotearoa 2024 © - Adhikaar Aotearoa

ترجمہ - لیبہ زبیر

شومودرو داس کے ذریعہ آرٹ ورک کاپی رائٹ - © شومودرو داس 2024

اس وسائل کے کسی بھی حصے کی دوبارہ تخلیق کی اجازت نہیں ہے جب تک کہ مناسب انتساب نہ ہو۔ ایک تجویز کردہ حوالہ یہ ہے:

بال، وی. (2024)۔ ہماری تاریخیں عجیب ہیں: کوئیر اور ٹرانس ساؤتھ ایشین ہسٹریز کا ایک وسیلہ۔ Adhikaar Aotearoa

فہرست کا خانہ

شومودرو داس کے ذریعہ বন্ধু, آرٹ پیس: فلوشیپ	6
دہیکآر اوتےاروآ کے بارے میں	8
تعارف	11
منظر بنانا منظر ترتیب دینا: نوآبادیات سے پہلے جنوبی ایشیائی میں کوئیر اور ٹرانس لوگ	14
"C" بڑا لفظ: کالونائزیشن کا	20
ہماری شناخت	23
تشکر کے ساتھ اختتام	30
حوالہ جات	32

شومودرو داس کے ذریعہ বন্ধু,

آرٹ پیس: فلوشیپ

میں نے یہ پیس اس مقصد کے ساتھ بنایا ہے کہ اس گہرائی اور خوبصورتی کے بارے میں بات کروں جو کوئیر

دوستی میں موجود ہے۔ بھونڈُو، دوست۔ رفاقت، قربت، گرمجوشی، اور غیر مشروط محبت جس کا میں نے اپنی عجیب دوستی میں تجربہ کیا ہے جو بالآخر خود محبت، خود قبولیت میں بدل جاتی ہے۔ میں بنگالی گاؤں کا منظر دیکھنا چاہتا تھا، فینی میں میرا آبائی گھر، میرے منتخب کردہ واہناو/پوری بار کے ساتھ بکھرا ہوا تھا۔ پہلے اپنے آپ کو نرالی کے طور پر قبول کرنے کے اس سفر میں، پھر ایک براؤن کوئیر شخص کے طور پر، پھر ایک براؤن ٹرانس کوئیر شخص کے طور پر، اس ثقافتی دولت کی بنیاد کا فقدان ہے جس کے بارے میں میں جانتا ہوں کہ میری سمجھ سے بالکل باہر موجود ہے۔ تو یہ ہے، ہمارا ماضی، اور ہمارا مستقبل کیا ہو سکتا ہے۔ اپنے جانوروں کے دوستوں کے ساتھ ایک ہونا، اپنی لاجواب خودی کو گلے لگانا، صنفی، پدرانہ، نوآبادیاتی، اور متضاد ہونے کے طریقوں کو ختم کرنا۔

اگر آپ قریب سے دیکھیں گے تو آپ دیکھیں گے: ایک کنارہ رقص کرنے والی خواتین کو اپنے سرپرست کے طور پر دیکھ رہی ہے۔ ایک ٹھاکرما مچھلیوں کے اسکول کی رہنمائی کرتا ہے۔ علاؤالدین کا ایک عجیب پڑھنا؛ ہم جنس پرست آنٹیوں کا چاء اور گپ شپ افلاطونی، رومانوی، اور جنسی محبت کرنے والے؛ پالکی بیئررز روایت کی نئی تعریف کرتے ہیں، مختلف شکلوں میں ہم جنس پرستوں کی دوستی، موسیقی، اور چنچل پن، اور صنف کے بہت سے اظہار۔

ایک بنگالی صنفی غیر موافق ٹرانس شخص کے طور پر، میرے پاس صرف اپنی تعریف کرنے کے لیے انگریزی تھی۔ میں اپنی زبان، بنگلہ کی طرف دیکھتا ہوں، جس میں کوئی صنفی ضمیر نہیں ہے لیکن جس میں ابھی تک کوئی لفظ نہیں ہے کہ میں کون ہوں اس کی وضاحت کر سکے۔ اپنے آپ کو 'نان بائنری' کیوں بیان کرتا ہوں، ایک ایسی تعریف جس کے لیے نفی اور بائنری کو اسٹیٹس کو کی ضرورت ہوتی ہے، جب میں حد سے زیادہ، اور جنس کی بے ہنگم پن کو مجسم کر سکتا ہوں، جس کی کوئی حد نہیں ہے اور اسے صرف میری اپنی ثقافت کے اندر ہی بیان اور

سمجھا جا سکتا ہے۔ زمین کی تزئین؟

میں نے یہ ٹکڑا عجیب دوستی کے بارے میں بات کرنے کے ارادے سے بنایا تھا، لیکن آخر تک جو بات مجھ پر واضح ہو گئی وہ یہ تھی کہ شفا یابی خود کو اس کے فریم ورک کے اندر سمجھنے سے حاصل ہوتی ہے۔ میرے لیے، اس کا مطلب یہ تسلیم کرنا ہے کہ میں اپنی نرالی پن یا تبدیلی کو اپنے بھورے پن سے الگ نہیں کر سکتا،

اور اگرچہ میری زبان میں ایک لفظ بھی نہیں ہے کہ میں کون ہوں، میرے جیسے لوگ ہمیشہ یہاں رہے ہیں۔ ٹرانس لوگ خاص ہیں، ہم جو کچھ ہمیں دیا گیا تھا اس سے آگے بڑھتے ہیں، ہم ماضی میں دیکھنے کے قابل ہیں جو ہم دیکھ سکتے ہیں، اور کچھ نیا اور خوبصورت اور حقیقی تخلیق کرتے ہیں

ادہیکآر اوتے اروآ کے بارے میں

اس خیراتی کام کا خیال سنجیو کی کہانی سے آیا، جو آوٹاروا نیوزی لینڈ میں ایک ہندوستانی خاندان میں پیدا ہوا اور پلا بڑھا، اور ایک قریبی ہم جنس پرست آدمی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کبھی بھی اپنے گھر والوں کے پاس نہیں آ سکتا، کیونکہ اگر اس نے ایسا کیا تو وہ لوگ جن سے وہ پیار کرتے تھے ان سے انکار اور ان سے دور ہو جائیں گے۔ لہٰذا، بچپن سے ہی اس کے اندر جو خوف پیدا ہو چکا تھا، سنجیو نے ایک خاص طریقے سے ڈرامہ کیا۔ اس نے خواتین کو ڈیٹ کرنا شروع کر دیا، اپنے قریبی دوستوں کے ساتھ گھومنا بند کر دیا، اور خود کو یقین دلایا کہ اگر اس نے کافی دیر تک سیدھا "اداکاری" کی تو وہ صرف ان لوگوں سے دور نہیں رہے گا جنہیں وہ کبھی جانتا تھا۔ سنجیو سیکڑوں میں سے ایک ہے، اگر ہزاروں نہیں، تو Aotearoa نیوزی لینڈ میں جنوبی ایشیائی LGBT+ لوگوں میں سے ایک ہی تجربہ ہے۔

بہت سی جنوبی ایشیائی زبانوں میں ادھیکار کا مطلب ہے "حق"۔ سنجیو کو آزاد ہونے کا حق، محبت کا حق، اور خود ہونے کا حق ہے۔ اس تنظیم کو بنانے میں، ہم ان حقوق کو دوبارہ قائم کر رہے ہیں جو ہمارے آباؤ اجداد کو حاصل تھے۔ بغیر کسی خوف کے عجیب و غریب بنیں، جب کہ Adhikaar Aotearoa تمام رنگوں کے لوگوں کے لیے ہے، ہم خاص طور پر جنوبی ایشیا کے ان لوگوں کی مدد کرنے پر مرکوز ہیں جو اس نسب کو حاصل کرتے ہیں: افغانستان، بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، مالدیپ، نیپال، پاکستان اور سری لنکا۔

Adhikaar Aotearoa ہمارے تین فوکس ایریاز: تعلیم، وکالت، اور سپورٹ کے ذریعے لیس جڑوں اور نظامی تبدیلی کے بارے میں ہے۔

تعلیم سب کچھ علم اور معلومات کو پیدا کرنے، پھیلانے اور استعمال کرنے کے بارے میں ہے جس سے ہماری کمیونٹیز کو فائدہ پہنچے۔ معلومات کے اس خلاء کو پُر کرنے کے لیے تعلیم کلیدی حیثیت رکھتی ہے جو ہماری کمیونٹی، اور عام طور پر، معاشرے میں ہے۔ جب تعلیم کی بات آتی ہے تو ہمارے پاس چار فوکس ایریاز ہوتے ہیں: LGBT+ رنگین لوگوں کے لیے معلومات فراہم کرنا، LGBT+ رنگین لوگوں کے خاندانوں کے لیے معلومات فراہم کرنا، جنوبی ایشیائی کمیونٹی میں LGBT+ افراد کی بیداری کو بڑھانا، اور وسیع تر معاشرے کے لیے تعلیم فراہم کرنا۔

وکالت کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی آواز کو کسی خاص وجہ کی حمایت اور آگے بڑھانے کے لیے استعمال کیا جائے جب چیزیں غلط ہوں، یا جب چیزیں ٹھیک ہوں لیکن بہتر ہوسکتی ہیں۔ ہمارے لیے وکالت ہماری برادریوں سے بات کرنے، انہیں دیکھنے اور اسے حاصل کرنے کے بارے میں ہے۔ ہمارے لئے وکالت اس بات کو یقینی بنانے کے بارے میں ہے کہ ہم جو کام کرتے ہیں اس کا بڑے پیمانے پر اور دیرپا اثر ہوتا ہے، اور اس امید کو ظاہر کرتا ہے جو ہم دنیا میں رکھتے ہیں اور تبدیلی کا وعدہ کرتے ہیں۔

سپورٹ اس بات کو یقینی بنانے کے بارے میں ہے کہ جب کسی کو ضرورت ہو تو آپ وہاں موجود ہیں۔ یہ سننے، دیکھ بھال کرنے، حوصلہ افزائی کرنے، اور گہرے تعلق اور مشترکہ نرالی سیاست کے گہرے احساس کے ساتھ منظم کرنے کے بارے میں ہے۔ یہ اس بات کو یقینی بنانے کے بارے میں ہے کہ کوئی بھی شخص اپنے آپ کو تنہا محسوس نہ کرے اور نہ ہی وہ کنکشن تلاش کرے۔ یہ خود شناسی کے سفر میں کسی کے ساتھ سفر کرنے کے بارے میں ہے۔

ہم ملکی اور بین الاقوامی سطح پر کام کرتے ہیں (خاص طور پر جنوبی ایشیا اور بحرالکاہل میں، جہاں جنوبی ایشیائی نسل کے بہت سے لوگ مقیم ہیں) اپنے لوگوں کے نہ صرف زندہ رہنے بلکہ ترقی کی منازل طے کرنے کے لیے حالات پیدا کر رہے ہیں۔ ہم کبھی نہیں رکیں گے۔

تعارف

جب ہم اس قسم کے وسائل کے بارے میں سوچ رہے تھے جو ہم بنانا چاہتے تھے، ہم نے فیصلہ کیا کہ Adhikaar رپورٹ پر ایک نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ ہماری کمیونٹی نے کیا کہا کہ ان کے سب سے بڑے مسائل ہیں۔ ہمارے لیے سب سے زیادہ وہ امتیازی سلوک ہے جس کا سامنا ہماری نرالی اور ٹرانس جنوبی ایشیائی کمیونٹیز کو نسلی اور مذہبی کمیونٹیز سے کرنا پڑتا ہے جس کا وہ حصہ ہیں۔

ایسا لگتا ہے کہ یہ امتیاز ایک کلیدی عقیدے کے گرد گھومتا ہے: کہ جنوبی ایشیائی ہم جنس پرست، ٹرانس جینڈر، ہم جنس پرست، یا کوئیر اور ٹرانس کمیونٹی کا کوئی حصہ نہیں ہو سکتے، کیونکہ نر یا ٹرانس ہونا ایک "سفید شخص چیز" ہے۔ جنوبی ایشیائی ہونا، اور عجیب یا ٹرانس، ناممکن ہے۔

لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ یہ سچ نہیں ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہماری نسلی اور مذہبی برادریوں میں عجیب و غریب لوگ ہمیشہ سے موجود ہیں۔ نوآبادیات سے پہلے، عجیب و غریب اور ٹرانس جنوبی ایشیائیوں کو قبول کیا جاتا تھا، پیار کیا جاتا تھا اور یہاں تک کہ ان کی عزت کی جاتی تھی۔ لیکن نوآبادیات کے بعد، پہلے محبت اور جذبے سے بھرے عجیب ماحول نفرت اور مجرمانہ ماحول بن گئے۔ نوآبادیات نے ہماری اپنی نسلی اور مذہبی برادریوں کو ہمارے خلاف کر دیا۔

ایک اور سچائی یہ ہے کہ ہم بحیثیت نرالا اور ٹرانس جنوبی ایشیائی، نفرت اور جرائم کے اس جمود کو مزید قبول نہیں کریں گے۔ ہم قبولیت، محبت اور تعظیم کی اپنی تاریخوں کا دوبارہ دعویٰ کر رہے ہیں۔ لیکن ہم یہ کیسے کرتے ہیں؟ ٹھیک ہے، پہلا قدم ہماری تاریخوں کو سمجھنا ہے، یہ سمجھنا ہے کہ ہمارے عجیب و غریب آباؤ اجداد کیسی نظر آتی تھی۔ یہ وہی ہے جو اس وسائل کے بارے میں ہے۔

یہ وسیلہ آپ کے لیے ہے – عجیب اور ٹرانس جنوبی ایشیائی۔ اس کا مقصد ہماری مقامی تاریخوں میں آپ کی اور آپ کی شناخت کی تصدیق کرنا ہے۔

یہ وسیلہ ہمارے آس پاس کے لوگوں کے لیے بھی ہے – ہماری نسلی اور مذہبی کمیونٹیز۔ ان کے لیے یہ سمجھنا ہے کہ نرالا اور ٹرانس ہونا کوئی "سفید شخص چیز" نہیں ہے۔ یہ، حقیقت میں، ایسی چیز ہے جو ہمارے لیے مقامی ہے۔

اس وسیلے میں جن تاریخوں اور شناختوں پر ہم بحث کرتے ہیں وہ مستثنیٰ نہیں ہیں۔ ان تاریخوں کو دور دراز سے سمجھنے کی یہ ہماری پہلی کوشش ہے کہ اس وقت ہمارے پاس دستیاب کچھ وسائل کے ذریعے۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ تاریخیں خود ان تک محدود نہیں ہیں۔ یہ ایک ابتدائی قدم ہیں، کیونکہ ہماری تاریخیں لامحدود اور کثیر جہتی ہیں۔

وسائل میں جانے سے پہلے، ہم چند ابتدائی نکات اور اعترافات کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے پہلے، ہم اپنی مقامی اصطلاحات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ تاہم، موازنہ، آسانی، اور اجتماعی نکات کے لیے، ہم مغربی اصطلاحات جیسے queer اور trans استعمال کریں گے۔ اس کا مطلب یہ نہیں لیا جانا چاہئے کہ ہم انہیں مرکزیت دے رہے ہیں۔

ہم Aotearoa کے tangata whenua، iwi Maori کو تسلیم کرتے ہیں۔ خاص طور پر، ہم Waikato Tainui کو تسلیم کرتے ہیں، جن کی سرزمین Adhikaar Aotearoa پر مبنی ہے، اور جس کی مزاحمت اور استقامت کی تاریخ ہمیں بہت زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ یہ ہم سے محروم نہیں ہے کہ ہم یہاں صرف آپ کی عظمت کی وجہ سے ہیں۔ ہم ہمیشہ "تی تیرتی او انتظارگی" کے حصول کے لیے اتحادی رہیں گے۔

ہم کرن پٹیل اور ڈاکٹر کیتھری دیواکالا کو تسلیم کرتے ہیں، اس وسائل کا جائزہ لینے، ترمیم کرنے اور جرمانہ کرنے کے لیے۔ وہ دونوں لفظوں کے ماہر ہیں، اور ہم ان کی گہری نظروں اور عقل کے شکر گزار ہیں۔ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم ایسے حوصلہ افزا، قابل، اور تبدیلی پر مبنی لوگ Adhikaar Aotearoa میں شامل ہیں۔

ہم شومودرو داس کو ان کے شاندار آرٹ ورک کا استعمال فراہم کرنے کے لیے ان کا اعتراف کرتے ہیں۔ ہمارے لیے، شومودرو کا ٹکڑا خوبصورتی سے تاریخی عناصر کی شاندار اور ٹرانس جنوبی ایشیائی تجربے کی عکاسی کرتا ہے۔ جب ہم نے اسے پہلی بار دیکھا تو ہم بالکل اڑا دیے گئے، اور فوراً جان گئے کہ یہ اس وسیلہ کے تھیم کے ساتھ اچھی طرح کام کرے گا۔ شومودرو، ہم دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

ہم اپنے فراخدلی فنڈرز، نسلی برادریوں کی وزارت، اور رول فاؤنڈیشن کو تسلیم کرتے ہیں۔ ہمیں اس وسائل کے لیے ایتھنک کمیونٹیز ڈیولپمنٹ فنڈ کے ذریعے فنڈنگ فراہم کی گئی تھی۔ ہم اس حمایت کو تسلیم کرتے ہیں اور خلوص دل سے اس کی تعریف کرتے ہیں۔

رول فاؤنڈیشن ایک ایسی تنظیم ہے جو پیٹر رول کی جائداد کے انتظام کے لیے قائم کی گئی تھی، جو ایک رائل نیوزی لینڈ ایئر فورس کے پائلٹ ہے جسے اپنی پسند کی نوکری سے زبردستی نکال دیا گیا تھا اور آخر کار اس شرمندگی کی وجہ سے خودکشی کر لی تھی کہ معاشرے نے اسے ایک ہم جنس پرست آدمی ہونے کی وجہ سے پیش کیا تھا۔ . پیٹر رول کی کہانی کا انجام مختلف ہونا چاہیے تھا۔ ایک ایسا خاتمہ جہاں اسے محبت، جذبہ اور مقصد ملا، ایک ایسا خاتمہ جہاں وہ خود بننے کے قابل تھا۔ ہمارے کام میں پیٹر کی یاد انمٹ ہے۔ ہم وہی کرتے ہیں جو ہم اس کی جیسی کہانیوں کے لیے کرتے ہیں، اور خاص طور پر نسلی LGBT+ کمیونٹیز کے لیے، اپنی زندگیوں کو گزارنے کے لیے جو وہ چاہتے ہیں۔

اس میں سے کوئی بھی کام ان دونوں اداروں کی گرانٹ کے بغیر ممکن نہ تھا۔ ہم تہہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

منظر بنانا منظر ترتیب دینا : نوآبادیات سے پہلے جنوبی ایشیائی میں کوئیر اور ٹرانس لوگ

اس باب میں، ہم اس بات پر ایک نظر ڈالیں گے کہ نوآبادیاتی نظام سے پہلے جنوبی ایشیا میں عجیب و غریب لوگوں کی زندگی کیسی تھی۔ ہم یہ کچھ وجوہات کی بنا پر کرتے ہیں۔ سب سے پہلے، ہماری تاریخوں کی کھوج سے ہمیں یہ سمجھ آتی ہے کہ ہومو فوبیا، ٹرانس فوبیا اور queerphobia نوآبادیاتی درآمدات ہیں۔ وہ ہماری تاریخ کا حصہ نہیں ہیں۔

دوسرا، یہ ہمیں ایک مقصد دیتا ہے۔ جیسا کہ ہم ذیل میں بات کریں گے، دن میں سب کچھ قوس و قزح اور دھوپ کی روشنی نہیں تھی۔ لیکن قبولیت کی سطح جس کا ہمیں اپنی برادریوں میں سامنا کرنا پڑا اس سے کہیں زیادہ تھا جس کا ہمیں اب سامنا ہے۔ مقصد ہماری کمیونٹیز کے لیے قبولیت کی ان تاریخوں کو دوبارہ حاصل کرنا ہے، اور ہمارے لیے، بحیثیت جنوبی ایشیائی نرالا اور ٹرانس لوگوں، اپنے ماضی کا دوبارہ دعویٰ کرنا ہے۔

تیسرا، جیسا کہ ہم پہلے ہی بحث کر چکے ہیں، یہ بہت اہم ہے کہ ہم اور دنیا اپنی تاریخوں کو جانیں، کیونکہ ہماری تاریخیں یہ بتاتی ہیں کہ عجیب اور ٹرانس شناخت "سفید لوگوں کی چیز" نہیں ہے۔ کوئیر اور ٹرانس ساؤتھ ایشین شروع سے ہی موجود ہیں۔

یورپیوں کی طرف سے جنوبی ایشیا کی نوآبادیات سے پہلے، متنوع جنسیت اور جنس کو جنوبی ایشیائی ثقافتوں نے قبول کیا اور ان میں جگہ دی۔ درحقیقت، مغلیہ سلطنت کے دوران نوآبادیاتی حکمرانی، جبر کے ادوار سے پہلے اس طرح کے تنوع کے خلاف فعال امتیازی سلوک کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ اس سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ جنوبی ایشیاء میں نوآبادیاتی نظام سے پہلے میں عجیب و غریب ہونے کو سب اچھا سمجھا جاتا تھا، اور یہاں تک کہ اس کی عزت کی جاتی تھی جس پر ہم بعد میں بات کریں گے۔

یہ قبولیت ہماری تاریخ کے کئی حصوں میں نظر آتی ہے۔ ہم ذیل میں کچھ کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے پہلے، ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اگرچہ ہماری شناختوں کو تاریخی طور پر تسلیم کیا گیا تھا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جدید دور میں ایسی شناختوں کے خلاف امتیازی سلوک موجود نہیں ہے۔ ہماری کمیونٹیز کو شدید امتیازی سلوک اور تشدد کا سامنا ہے، اور قبولیت کی یہ کہانیاں کسی بھی طرح سے کمیونٹی کو درپیش نقصان کو کم کرنے کے لیے نہیں ہیں۔

یہ قبولیت تھی

... ہمارے برصغیر کے مندروں پر کھدی ہوئی ہے۔

آپ کو برصغیر کے پورے جنوبی ایشیا میں ایسے مندروں یا غاروں کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے جس میں عجیب و غریب اور ٹرانس لوگوں کے نقش و نگار ہیں۔ ان میں سے کچھ مندر 885 عیسوی کے ہیں، مطلب یہ ہے کہ ہمارا عجیب و غریب اور جنوبی ایشیائی وجود 1000 سال سے زیادہ پرانا ہے۔ ہندوستان اور سری لنکا سمیت پورے جنوبی ایشیا کے مقامات پر پائے جانے والے یہ نقش و نگار، عجیب و غریب اور ٹرانس لوگوں کو دکھایا گیا ہے جو متعدد ہم جنس پرستوں میں ملوث ہیں۔ ان میں خواتین کا ایک دوسرے سے گلے ملنا، مرد ایک دوسرے سے سر اٹھانا، اور گروہی تنظیمیں شامل ہیں - ہمارے آباؤ اجداد بہت بدتمیز تھے، کیا وہ نہیں تھے؟

... ہمارے آباؤ اجداد کے اشعار میں کہا گیا ہے۔

ہمارے آباؤ اجداد نے بھی اپنے جنسی اور صنفی تنوع کے بارے میں نظمیں لکھیں۔ یہ اشعار تحریری متن کے ساتھ ہماری زبانی تاریخ کے ذریعے محفوظ کیے گئے ہیں۔ مزاحیہ شاعری کی سب سے مشہور قسموں میں سے ایک اردو شکل تھی جسے ریختی کہا جاتا ہے، جو اکثر لہجے میں نسوانی اور بالکل جنسی طور پر واضح ہوتا ہے۔ اس شاعری میں سے کچھ میں، ڈوگانہ کا لفظ ایک عورت کی طرف سے اپنے محبوبہ کو مخاطب کرنے کی اصطلاح کے طور پر استعمال کیا گیا ہے، جبکہ لفظ چپٹی، جس کا ترجمہ رگڑنا/چپٹنا میں کیا جا سکتا ہے، ہم جنس پرست جنسی کو بیان کرنے کے لیے ایک اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ان اشعار کی پے در پے نسلوں نے تعظیم کی ہے۔

... ہمارے مذہبی اور ثقافتی افسانوں میں بتایا گیا ہے۔

جنوبی ایشیا مذہب اور ثقافت کا پگھلنے والا پاٹ تھا اور ہے۔ ہمارے تمام مذاہب اور ثقافتوں نے، کسی نہ کسی موقع پر، ہمارے وجود کو تسلیم کیا۔

سنسکرت کے مہاکاوی رامائن میں، یہ ذکر کیا گیا ہے کہ جب بادشاہ رام جلاوطنی کے لیے روانہ ہوئے تو ایودھیا کے لوگ الوداع کہنے کے لیے اس کا پیچھا کرتے ہیں۔ بادشاہ رام نے مردوں اور عورتوں کو ایودھیا واپس جانے کو کہا۔ تاہم، ایک بار جب وہ اپنی 14 سالہ جلاوطنی کے بعد ایودھیا واپس آتا ہے، تو وہ وہاں لوگوں کو تلاش کرنے کے لیے دریا کے کنارے کو پار کرتا ہے۔ الجھن میں، وہ ان سے پوچھتا ہے کہ جب اس نے انہیں ایودھیا واپس جانے کو کہا تو وہ کیوں رہے؟ ان کا کہنا تھا کہ مرد اور عورتیں ایودھیا واپس آگئے ہیں، لیکن یہ کہ وہ دونوں ہی نہیں تھے (وہجرا/انٹرسیکس تھے)، وہ ٹھہرے رہے۔ بادشاہ رام نے ان کی لگن سے متاثر ہو کر انہیں آشیرواد دیا۔ رام کی برکت انوجوہات میں سے ایک ہے جس کی وجہ سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہجرا نوزائیدہ بچوں پر یا تقریبات میں برکت ڈالنے

کے قابل ہیں۔ ہم باب تین میں 'حجرہ' کی اصطلاح کے بارے میں مزید وضاحت کریں گے۔

ایک اور سنسکرت کی کہانی جس کا عنوان ہے Kathasaritsagara میں، ایک نوجوان عورت جو فوری طور پر کسی دوسری عورت کی نظروں سے پکڑی گئی تھی، اس نے اپنے رشتے کو "Swayamvara Sakhi" کہا، جس کا مطلب خود منتخب خاتون دوست ہے۔ مغربی اصطلاحات میں، یہ ایک ہم جنس پرست رشتہ سمجھا جا سکتا ہے.

ہندو افسانوں میں، عجیب و غریب اور ٹرانس نیس کے بارے میں چند کہانیاں ہیں۔ آیاپا کے جنوبی ہندوستانی افسانے میں، کہا جاتا ہے کہ ایک مرد دیوتا بھگوان شیو اور بھگوان وشنو کے درمیان ہم جنس پرست تعلقات سے پیدا ہوا تھا۔ اسی طرح، ایسے ہندو دیوتا ہیں جن میں اینڈروجینس اور انٹر جنس خصوصیات ہیں، جن میں سب سے مشہور آردھنیشورا (جس کا ترجمہ آدھا مرد اور آدھا عورت ہے) ہے۔

اسلام میں، تاریخی طور پر چار سے پانچ جنسوں اور جنسوں کو تسلیم کیا گیا تھا جن میں نر، مادہ، انٹر جنس (خنسہ اور متعدی نر (مکھناتھ) شامل ہیں۔ لہٰذا، جب کہ عصری اسلام ثنائی مرد اور عورت کے جنس اور جنسی کردار کو مرکزیت دیتا ہے، تاریخی اسلام نے یقینی طور پر جنس اور جنس کی کثرتیت کو تسلیم کیا ہے۔

... ہماری کتابوں میں بتایا گیا ہے۔

ہماری لکھی ہوئی تحریریں عجیب و غریب کہانیوں پر بحث کرتی ہیں۔ اس کی بہت سی مثالیں ہیں، جن میں سنسکرت کے کچھ مہاکاوی بھی شامل ہیں جن پر ہم نے اوپر بات کی ہے۔ تاہم، ہم جانتے ہیں کہ ایک ایسی چیز ہے جو خاص طور پر مشہور ہے: کامسوترا۔ کامسوترا 400 قبل مسیح اور 200 عیسوی کے درمیان لکھا گیا تھا، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جن شناختوں اور اعمال پر بات کی گئی ہے وہ تقریباً 2000 سال سے موجود تھیں۔ اگر یہ ہمیں نہیں بتاتا کہ ہماری شناخت قدیم ہے، تو ہم نہیں جانتے کہ کیا ہوگا۔ مصنف، واتسیان، تیسری صنف کے زمرے، تریتیا پراکرتی کے بارے میں بات کرتا ہے۔ اگر تریتیا پراکرتی ایک عورت کا روپ دھار لیتی ہے، تو وہ اسٹریروپینی کے نام سے جانی جاتی ہیں (جو، مغربی اصطلاحات میں، ایک ٹرانس جینڈر عورت ہو سکتی ہے)۔ اگر تریتیا پراکرتی ایک آدمی کی شکل اختیار کر لیتی ہے، تو وہ پروشروپینی کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ کامسوترا بھی نرالا پن کے بارے میں بات کرتا ہے – یہ ایک پورا باب اپریشٹاکا (اورل سیکس) کے لیے وقف کرتا ہے، اس کے مردوں کے درمیان

ہونے کے حوالے سے گزرتا ہوا حوالہ! یہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ یہ ممکنہ طور پر ایک عام جنسی عمل ت

میں، جس میں بھگوان بدھا کے خطبات شامل ہیں، یہ انکشاف ہوا ہے کہ مرد اور Vinaya Pitakaبدھ مت کے متن عورت کے علاوہ، بھگوان بدھ نے دو دوسری صنفی اور جنسی شناختوں کو سمجھا تھا۔ سب سے پہلے،

، نے ان لوگوں کا حوالہ دیا جو مرد اور عورت دونوں کی خصوصیات رکھتے تھے (شاید، Ubhatobyarijanaka

مغربی اصطلاحات میں، کوئی ایسا شخص جو انٹر جنس ہے)۔ دوسرا، پانڈاکا، ان لوگوں کا حوالہ دیتا ہے جو مرد تھے

لیکن ان کی جنسی نوعیت میں کمی تھی، اور اس کو مزید درجہ بندی کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، Ussuyapandaka ایک ایسا آدمی تھا جس نے دوسرے مرد کی منی کو کھا کر جنسی تسکین حاصل کی۔ Opakkamikapandaka ایک آدمی تھا جس نے اپنے خصیے کو ہٹا دیا تھا۔ پاکپنڈکا ایک ایسا فرد تھا جو چاند کے

مراحل کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر بیدار ہوا! آخر میں، ایک Napumsakapandaka، ایک ایسا شخص تھا جس کی کوئی واضح طور پر وضاحت شدہ جننانگ نہیں تھی (مغربی اصطلاحات میں، intersex)۔

... ہمارے مذاہب میں بتایا گیا ہے۔

ہمارے برصغیر کے بہت سے مذاہب نے قدامت پسندانہ تشریحات کے باوجود عجیب و غریب اور ٹرانس نیس کو قبول کرنے کا مظاہرہ کیا اور اب بھی کرتے ہیں۔
جین مذہب کسی کی حیاتیات اور ان کی شناخت کے درمیان فرق کرتا ہے۔ اس طرح، یہ جنس میں فرق کو حیاتیاتی طور پر بیان کردہ (Dravyalinga) اور جنس کو سماجی طور پر بیان کردہ (بھوالنگا) کے طور پر دیکھتا ہے۔ جنس اور جنس کے درمیان فرق کو اکثر مغربی طبی نظریہ کے نتیجے میں سمجھا جانے کے باوجود، دنیا کے قدیم ترین مذہب میں سے ایک جین مذہب نے تھوڑی دیر کے لیے اس فرق کو دیکھا ہے۔
بدھ مت اور ہندو مذاہب نے تاریخی طور پر جنس کو تین طریقوں سے درجہ بندی کیا، جن میں سے کوئی بھی مخصوص صنفی شناخت کا حوالہ نہیں دیتا۔ پہلا، Purusa، جنسی خصوصیات کی موجودگی یا غیر موجودگی (مثال کے طور پر، عضو تناسل یا اندام نہانی) کی خصوصیت تھی۔ دوسری، اسٹری، نے اشارہ کیا کہ کسی میں پیدائش کی صلاحیت ہے۔ تیسرے، نیپومساکا نے اشارہ کیا کہ کوئی نامرد ہے۔ صنف کو تفویض کرنے کے یہ مختلف طریقے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ثنائی جنس اور جنس ہی واحد طریقے نہیں ہیں جو معاشرہ ایسا کر سکتا ہے، خاص طور پر جیسا کہ ہم اس وقت مغربی معاشروں میں دیکھتے ہیں۔
بھوٹانی بدھ مت کے ممتاز استاد، ژونگسر کھیانتسے رنپوچے نے جنس اور جنسی تنوع کی بھودھ قبولیت کے سلسلے میں درج ذیل کہا: "آپ کے جنسی رجحان کا حقیقت کو سمجھنے یا نہ سمجھنے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آپ ہم جنس پرست ہو سکتے ہیں، آپ ہم جنس پرست ہو سکتے ہیں، آپ سیدھے ہو سکتے ہیں - ہم کبھی نہیں جانتے کہ کون پہلے روشن خیال ہوگا۔ رواداری اچھی چیز نہیں ہے۔ اگر آپ اسے برداشت کر رہے ہیں، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو لگتا ہے کہ یہ کچھ غلط ہے جسے آپ برداشت کریں گے۔ لیکن آپ کو اس سے آگے جانا ہوگا - آپ کو احترام کرنا ہوگا۔"

... ہماری زبانوں میں بتایا جاتا ہے

جنوبی ایشیا کے بہت سے حصوں میں عجیب یا ٹرانس ہونے کی نوعیت کو بیان کرنے کے لیے زبان موجود ہے۔ ہم باب تین میں زبانوں کے بارے میں مزید بات کریں گے، لیکن ایک چھیڑ کے طور پر، کچھ اردو لغات ڈوگانہ اور زنخی کی اصطلاحات کو عورت کی خود منتخب کردہ بنیادی خاتون دوست (مغربی اصطلاحات میں، ہم جنس پرست عورت کی گرل فرینڈ/ پارٹنر) کی نشاندہی کرتی ہیں۔ جنوبی ایشیا کے کچھ حصوں کی اپنی مخصوص اصطلاحات نہیں ہیں، لیکن اس کے بجائے جنوبی ایشیا کے دوسرے حصوں سے اصطلاحات مستعار لیں - آخر کار، برصغیر کی مشترکہ تاریخ ہے، اس لیے یہ معنی خیز ہے۔ یہ نوٹ کرنا بھی ضروری ہے کہ ہماری بہت سی زبانیں، جیسے بنگالی اور تامل، جنس کے مطابق نہیں ہیں۔

...یہ کوئی یوٹوپیا نہیں تھا، لیکن

جیسا کہ ہم نے اب تک زور دیا ہے، یقینی طور پر عجیب اور ٹرانس شناختوں کی عام قبولیت تھی۔ یہاں تک کہ جبر

اور تنوع کی ناپسندیدگی کے ادوار میں، جیسا کہ جب مغل سلطنت نے جنوبی ایشیا کے کافی حصے کو کنٹرول کیا تھا،

عجیب و غریب لوگوں کو قانونی کارروائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اس دور میں کچھ شہنشاہوں اور رہنماؤں کے ہم جنس پرست ہونے کی افواہیں پھیلائی گئیں اور انہیں کسی قسم کی ممانعت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔

ہم نے دیکھا ہے کہ کچھ لوگ جنوبی ایشیا کے بارے میں بات کرتے ہیں کہ نوآبادیات سے پہلے ایک صنفی معاشرہ موجود ہے۔ جب کہ ہم اس بات کا یقین نہیں کر سکتے کہ یہ معاملہ تھا، اور ہم جانتے ہیں کہ جنوبی ایشیائی معاشرے بنیادی طور پر بائنری مرد اور خواتین جنسوں اور جنسوں کے ارد گرد منظم تھے۔ پھر بھی، بائنری جنسوں اور جنسوں کو برتر یا "عام" ہونے کا طریقہ نہیں سمجھا جاتا تھا۔ جنسی اور صنفی تنوع کو معاشرے کی تشکیل کے

انداز میں ایڈجسٹ کیا گیا تھا، اور ایک کثرتیت تھی جس نے ہر ایک کو اس قابل بنایا کہ وہ جیسا کہ وہ تھے۔

"C"کا بڑا لفظ: کالونائزیشن

جب جنوبی ایشیا کو یورپیوں نے نو آباد کیا تو وہ اپنے ساتھ جنس اور جنس کے بارے میں محدود نظریات لے کر آئے۔ ان کا خیال تھا کہ جنس اور جنس کا مطلب صرف مرد اور عورت ہو سکتا ہے، اور یہ کہ ہم جنس پرستی کا واحد مناسب طریقہ ہے۔ کئی صدیوں کے دوران، نوآبادیات نے اپنی برادریوں اور خاندانوں سے موصول ہونے والی قبولیت کو اس امتیازی سلوک اور تشدد میں بدل دیا جس کا ہمیں اکثر 21ویں صدی میں سامنا کرنا پڑتا ہے۔

قانون کے ذریعے کالونائزیشن کے مخالف اور ٹرانس جذبات کا کثرت سے اظہار کیا گیا۔ مثال کے طور پر، انگریزوں نے ہندوستان میں "فرد کے خلاف جرائم 1861" متعارف کرایا، جس نے مؤثر طریقے سے مرد ہم جنس کی قربت کو ایک مجرمانہ جرم بنا دیا جس کی سزا قید ہے۔ سری لنکا میں بھی اسی طرح کا قانون انگریزوں نے نافذ کیا تھا۔ 1995 میں، آزادی کے بعد سری لنکا میں قانون سازوں نے فیصلہ دیا کہ قانون امتیازی ہے، لیکن ان وجوہات کی بنا پر نہیں جو آپ سوچ سکتے ہیں۔ انہوں نے ایک شق میں مزید کہا کہ خواتین کی ہم جنس مباشرت کو بھی جرم قرار دیا گیا ہے۔

ان میں سے کچھ مخالف ہم جنس پرستوں کے قوانین کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر، نیپال نے انہیں 2007 میں، بھوٹان نے 2021 میں، اور بھارت نے 2018 میں ختم کر دیا۔ تاہم بنگلہ دیش، پاکستان اور سری لنکا میں یہ جابرانہ قوانین برقرار ہیں۔ افغانستان اور مالدیپ میں، رواج کی بنیاد پر قانون کی بنیاد پر ہم جنسوں کی قربت غیر قانونی ہے۔

دیگر قوانین نے جنسیت اور جنس کے بارے میں نوآبادیاتی خیالات کا اظہار کیا۔ مثال کے طور پر، انگریزوں نے ہندوستان میں Criminal Tribes Act 1871 منظور کیا، جس نے ہجرا پر جبر کو قابل بنایا۔ اس قانون کے تحت ہجرہ کو رجسٹرڈ کرنے کی ضرورت تھی، خود کو سرویل کرنے کی اجازت دی جاتی تھی، اور ان کی پیدائش کے دن سے ہی اسے "مجرم قبیلے" کا حصہ قرار دیا جاتا تھا۔

سری لنکا میں، انگریزوں نے 1841 میں ویگرنٹس آرڈیننس پاس کیا، جسے نوآبادیاتی حکام ٹرانسجینڈر افراد، خاص طور پر ٹرانس خواتین کو گرفتار کرنے اور حراست میں لینے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ہندوستان میں 1852 میں منظور ہونے والے ایک اور قانون کا مطلب یہ تھا کہ کم از کم ممبئی کے علاقے میں ہیجرا اپنی زمین یا رہائش ضبط کر سکتے تھے۔ یاد رکھیں، ان قوانین کا نوآبادیاتی دور سے پہلے کے جنوبی ایشیا میں کوئی مساوی نہیں ہے۔

ایک اور طریقہ جس سے ان نوآبادیاتی خیالات کا اظہار کیا گیا وہ کتابوں پر پابندی، دوبارہ لکھنے اور جلانے کے ذریعے تھا۔ پورے جنوبی ایشیائی برصغیر میں، نوآبادکاروں نے ان کتابوں پر پابندی لگا دی اور ان سے چھٹکارا حاصل کر لیا جنہیں وہ "غلیظ" سمجھتے تھے، خاص طور پر وہ، جیسا کہ پہلے بحث کی گئی ہے، جو ہم جنس پرست یا عجیب و غریب مواد سے بھری ہوئی تھیں۔ انہوں نے مغل دور میں لکھی گئی نظمیں بھی دوبارہ لکھیں جن میں ہم جنس پرست موضوعات تھے۔

لہذا، نوآبادیات نے کچھ چیزیں کیں۔ اس نے ہماری برادریوں کو ہمیں غیر معمولی اور غیر ملکی کے طور پر دیکھا، جس کے نتیجے میں ہم خود کو غیر معمولی اور غیر ملکی کے طور پر دیکھنے لگے۔ اس نے روایتی طور پر ایسے ماحول کو قبول کیا جو ہم جنس پرست، ٹرانس فوبک اور انٹر فوبک تھے۔

منصفانہ طور پر، ہماری کچھ شناختوں کو اب بھی اسی طرح دیکھا جاتا ہے جس طرح وہ پہلے کے زمانے میں تھے، لہٰذا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ نوآبادیات نے ہماری کمیونٹیز کے ہمیں دیکھنے کے انداز کو مکمل طور پر تبدیل کر دیا ہے۔ مثال کے طور پر، جب کہ ہجروں کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ تاریخی طور پر لوگوں کو نوازنے کی ان کی قابلیت کے لیے قابل احترام تھے، اور یہ تعظیم آج بھی موجود ہے۔

ہماری شناخت

وسائل کے اس حصے میں، ہم نے مختلف شناختوں پر ایک نظر ڈالی جو کہ متفرق اور جنوبی ایشیائی تناظر میں موجود ہیں۔ شروع کرنے سے پہلے، ہم چند نوٹ بنانا چاہیں گے۔

ذیل میں ہم جن شناختوں پر بات کرتے ہیں ان میں سے کچھ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کو فریق ثالث نے نرالی اور ٹرانس جنوبی ایشیائیوں سے منسوب کیا ہے۔ کچھ شناختیں ایسے الفاظ استعمال کرتی ہیں جو ہمارے آباؤ اجداد اپنی تعریف کے لیے استعمال کرتے تھے۔ کچھ شناختوں میں ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن کا تضحیک آمیز مطلب تھا لیکن اب دوبارہ دعوی کیا گیا ہے۔ مختلف اصطلاحات کے مختلف لوگوں کے لیے مختلف معنی ہو سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ، اس سیکشن کو نرالی اور ٹرانس جنوبی ایشیائی شناختوں کی ایک مکمل فہرست کے طور پر استعمال نہیں کیا جانا چاہیے، کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ کچھ ایسے ہیں جن سے ہم نے چھوٹ دی ہے۔

ایک اور نوٹ پر، ہمارے لیے یہ کہنا ضروری ہے کہ ان میں سے کچھ شرائط ہمارے لیے مغربی عینک لگانا کافی مشکل ہیں۔ مثال کے طور پر، ہم جنس پرستوں یا ٹرانس کا لیبل، ہو سکتا ہے کہ جنوبی ایشیائی اصطلاح کے ساتھ بالکل فٹ نہ ہو۔ یہ ٹھیک ہے. ہماری زبانوں اور اصطلاحات کے مختلف معنی ہیں اور ہمیں اسے قبول کرنا ہوگا۔ ہم یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ ہم شناخت کے بارے میں یہ سیکشن فراہم کر رہے ہیں تاکہ ہم اس زبان کی سمجھ حاصل کر سکیں جسے ہمارے آباؤ اجداد اپنی جنس، جنس اور جنسیت کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے تھے۔ ہم یہ تجویز کرنے کے لیے نہیں کر رہے ہیں کہ ہم سب کو اس زبان کی طرف لوٹنا چاہیے (اگرچہ آپ چاہیں تو کوئی چیز آپ کو نہیں روک رہی ہے) اور مغربی اصطلاحات کو ختم کرنے کے لیے۔ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ عجیب و غریب اور ٹرانس کمیونٹی میں ڈی کالونائزیشن کے بارے میں ایک بڑی بحث چل رہی ہے، اور بہت سے لوگ یہ بحث کر رہے ہیں کہ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اپنے مقامی لوگوں کے بدلے مغربی لیبلز کو ترک کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے خیال میں یہاں اہم بات یہ ہے کہ ہماری کمیونٹی اپنی مرضی کے مطابق خود وضاحت کر سکتی ہے۔ اگر وہ اپنی مقامی زبان استعمال کرنا چاہتے ہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے۔ تاہم، اگر وہ مغربی اصطلاحات جیسے **queer** اور **trans** استعمال کرنا چاہتے ہیں، کیونکہ یہ اصطلاحات ان کے لیے معنی رکھتی ہیں، یہ اتنا ہی اچھا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ہماری دیسی اصطلاحات کی طرح، **queer** اور **trans** جیسے مغربی لیبل بھی خوبصورت ہیں۔ ہماری کمیونٹی نے ان اصطلاحات کو اپنے احساس کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا ہے اکثر دوسری مقامی زبان کی غیر موجودگی میں جو ان کے تجربات کو بیان کرتی ہے، اور ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔

ایک دلچسپ چیز جو ہمیں ان الفاظ کے بارے میں معلوم ہوئی ہے جو نرالی اور ٹرانس جنوبی ایشیائی شناختوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں وہ یہ ہے کہ اکثر یہ الفاظ جنس، جنس، جنسی خصوصیات، اور جنسی پوزیشن (مثال کے طور پر، اوپر یا نیچے) سب ایک ہی وقت میں! ہماری زبان اس لحاظ سے انتہائی منفرد ہے کہ ایک اصطلاح متعدد معنی بیان کر سکتی ہے۔

جیسا کہ ہم نیچے کی شناختوں پر بات کرتے اور بات چیت کرتے ہیں، ہم ملک بہ ملک لینس کا استعمال کرتے ہوئے ایسا کرنے جا رہے ہیں، کیونکہ یہ اس کی ساخت بنانے کا ایک آسان طریقہ ہے۔ ہم یہ تمام شناختوں کے لیے کرتے ہیں، سوائے ہجر کے، کیونکہ یہ ایک ایسی شناخت ہے جو سرحدوں کو عبور کرتی ہے۔ جب ہم تاریخی اور جدید

اصطلاحات میں فرق کرتے ہیں، تو یہ جدید اصطلاحات کے معنی کو کم کرنا نہیں ہے۔ اکثر، جدید اصطلاحات وجود کے ان طریقوں کی عکاسی کرتی ہیں جو صدیوں سے چلی آ رہی ہیں۔

حجرہ

ہجرہ ایک چھتری کی اصطلاح ہے جو ان لوگوں کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے جو انٹر جنس، ٹرانس جینڈر اور/یا خواجہ سرا ہیں۔ اس طرح، یہ جنس کو جنسی خصوصیات کے ساتھ جوڑتا ہے۔ یہ اصطلاح ہندوستان، نیپال اور بنگلہ دیش میں استعمال ہوتی ہے۔

ہجرہ نسائی طور پر پیش کرنے والے تیسری جنس کے افراد ہیں، جس کا مطلب ہے کہ وہ مرد یا عورت کے طور پر شناخت نہیں کرتے ہیں۔ ہم "تیسری جنس" کی اصطلاح استعمال کر رہے ہیں کیونکہ یہ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ہماری تحقیق نے ہمیں کیا بتایا ہے، لیکن ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ ایک انتہائی متنازعہ اصطلاح ہے۔ ہجرہ کو

پیدائش کے وقت مرد تفویض کیا جاتا ہے، اور زنانہ انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، سنسکرت کے افسانوں میں ہجروں کو ان کی وفاداری اور ثابت قدمی کے لیے بھگوان رام کی طرف سے نعمتیں ملی تھیں۔ ان نعمتوں میں نوبیاہتا جوڑے کو زرخیزی عطا کرنا، اور 'بدھائی' کے نام سے جانے والے عمل میں نوزائیدہ بچوں کو برکت دینا شامل ہے۔

ہجرہ جو نروان (جراحی جنس کی تصدیق کے طریقہ کار) سے گزرتے ہیں وہ اکوا کے نام سے جانے جاتے ہیں، جبکہ وہ جو نہیں جاتے ہیں انہیں سائبری کے نام سے جانا جاتا ہے۔ کچھ ہجرا ہارمونل پراڈکٹس استعمال کر سکتے ہیں جسے سنڈے-منڈے گولیس (گولیاں) کہا جاتا ہے۔

افغانستان

شخ اور مرات وہ اصطلاحات ہیں جن سے متفرق اور غیر افغان اپنی شناخت کرتے ہیں۔ تاہم، جیسا کہ ان میں سے زیادہ تر اصطلاحات کے ساتھ، شخ اور مرات کا براہِ راست **queer** اور **trans** میں ترجمہ نہیں ہوتا ہے۔

شخ ایک فارسی/دری لفظ ہے جس کا مطلب ہے "سینگ"، اور اس سے مراد وہ مرد ہیں جو مردانہ ہیں اور کسی خاص جنس کے بجائے زیادہ نسائی لوگوں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔

مرات ایک ایسا لفظ ہے جو فارسی الفاظ مرد (مرد) اور عورت (عورت) کو ملاتا ہے۔ یہ الفاظ پر ایک ڈرامہ ہے اور

اس میں ایک ایسے شخص کو بیان کیا گیا ہے جس میں مردانہ اور نسائی شناختوں اور تاثرات کا امتزاج ہو

بنگلہ دیش

جیسا کہ ہمارے دوست شومودرو نے اوپر وضاحت کی ہے، ایسا لگتا ہے کہ بنگالی زبان اتنی زیادہ نہیں ہے جو نرالی یا ٹرانس جینڈر ہونے کی وضاحت کرتی ہو۔ یہ یقینی طور پر اس لیے نہیں ہے کہ ہم بنگلہ دیش میں موجود نہیں تھے، بلکہ بنگلہ دیش کے نوآبادیاتی ہندوستان کا حصہ ہونے کا تاریخی تناظر ہے۔ اس طرح، جدید ہندوستان میں استعمال ہونے والی بہت ساری اصطلاحات بنگلہ دیش میں استعمال ہوتی ہیں، مثال کے طور پر ہجرا بھی۔

بھوٹان

2015 میں، ژونگکھا ڈیولپمنٹ کمیشن، ایک تنظیم جس کا مقصد ژونگکھا (بھوٹانی) زبان کو فروغ دینا اور اس کی حفاظت کرنا ہے، نے زبان کے لیے درج ذیل اصطلاحات متعارف کروائیں:

- وہ شخص جو لبھاتا ہو ہر جنس ک - པ། ཟུང་སྤྱོ
- ہم جنس پرست - པ། མཚུངས་སྤྱོ
- انٹرسیکس - ང། མ་ནི
- عورتوں میں ہم جنس پرست - མོ ་སྤྱོ པ།
- خواجہ سرا - མཚན་སྒྱུར།
- خواجہ سرا - ང་སྒྱུར། སྤྱོ
- ہم جنس پرست - པ། འདང་སྤྱོ
- ہم جِنس پرستوں سے نفرت یا خوف - ག། ར་ཞན་ལོ་ མཚུངས་སྤྱོ

انڈیا

ہندوستان میں، ہجرہ کی اصطلاح کی بہت سی جغرافیائی شکلیں ہیں جو ان کی اپنی منفرد شناخت بناتی ہیں۔ مثال کے:

طور پر، جنوبی اور مغربی ہندوستان میں، جوگپس/جوگتا وہ لوگ ہیں جو پیدائش کے وقت مرد کو تفویض کیے گئے ہیں جو نسائی طور پر پیش کرتے ہیں، اور انہیں دیوی یلما کا زمینی مظہر سمجھا جاتا ہے۔ تمل ناڈو میں، تھرووننگائی، جس کا مطلب ہے "محترم عورت"، ٹرانس جینڈر خواتین کو بیان کرتی ہے۔ تیلگو زبان میں حجرہ کوجوں کے نام سے جانا جاتا ہے۔ شیوا شکتی اور اروانی بھی ایسے الفاظ ہیں جو transness کی نمائندگی کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہی

نوپا مائبی کی اصطلاح جس کا ترجمہ "مرد پجاری" میں ہوتا ہے، ہندوستان کے شمال مشرقی علاقے میں ٹرانس جینڈر مرد پادریوں کو بیان کرتا ہے۔

کوٹھی کی اصطلاح سے مراد وہ مردانہ ہے جو مردوں کی طرف راغب ہوتا ہے، اور جو جنسی تعلقات میں قبولیت کا کردار ادا کرتا ہے۔ دھورانی ایک اصطلاح ہے جو کوٹھی کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتی ہے جو کوچین میں رہتے ہیں۔ ایک مغربی اصطلاح کا استعمال کرتے ہوئے، آپ انہیں ایک پلک جھپکتے کے طور پر بیان کر سکتے ہیں۔

پنتھی سے مراد وہ مرد ہے جو جنسی تعلقات کے دوران مردوں اور ٹاپوں کی طرف راغب ہوتا ہے۔ انہیں "مردانہ" سمجھا جاتا ہے اور خود کو مردانہ انداز میں پیش کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ اور بھی قدیم اصطلاحات ہیں جو ہم نے حاصل کی ہیں، لیکن جدید ہندوستان میں ان کا استعمال کم کثرت سے ہوتا ہے۔ Svairini کی اصطلاح کا مطلب آزاد عورت ہے اور اکثر ہم جنس پرست عورت سے مراد ہے۔ اسی طرح، کلبا کی اصطلاح سے مراد ہم جنس پرست مرد ہیں۔ کامی کی اصطلاح ان لوگوں کو بیان کرتی ہے جو ابیلنگی ہیں۔

مالدیپ

مالدیپ کی زبان میں ہماری تحقیق سے، جسے دھیویہی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، درج ذیل اصطلاحات ہیں جو queer- اور trans-ness کو بیان کرتی ہیں:

- ہم جنس پرست - ޑިވަޖާ
- عورتوں میں ہم جنس پرست - ޒުސްވިހިރަން
- خواجہ سرا - ޅަރާނުސްވެނުބުރު
- وہ شخص جو لبھاتا ہو ہر جنس ک - "ހަމިސްވާލްޝަވު
- کوئیر – ކުއިރު

نیپال

نیپال بہت سی مختلف اصطلاحات کا گھر ہے جو عجیب اور/یا ٹرانس ہونے کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

میٹی کی اصطلاح ہندوستان میں دارجلنگ سے شروع ہوئی ہے، اور یہ اس جملے سے ماخوذ ہے جس کا مطلب ہے "کسی کی پیاس بجھانا"۔ میٹی ایک باقتی نر ہے جو جنسی تعلقات کے دوران مردوں اور بوتلوں کی طرف راغب ہوتا

ہے۔ نیچے ہونا میٹی ہونے کا بنیادی حصہ ہے، اس لیے کہ ان کا صنفی اظہار ہمیشہ نسائی ہونا ضروری نہیں ہے۔

Fulumulu کی اصطلاح ایک ایسی اصطلاح ہے جو اسی طرح کے وجود کو بیان کرتی ہے، اور زیادہ تر نیپال کے مشرق میں استعمال ہوتی ہے۔ ہجرہ نیپال میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

ٹاس ایک اصطلاح ہے جس کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جسے پیدائش کے وقت مرد تفویض کیا جاتا ہے، جو مرد کے طور پر پیش کرتا ہے، جنسی تعلقات کے دوران مردوں اور سب سے اوپر کی طرف راغب ہوتا ہے۔

Tas ہونے کا اہم حصہ وہ ہے جو وہ جنسی تعلقات کے دوران قبول کرتے ہیں۔

نیپالی اور اس کی بولیوں میں مزید جدید اصطلاحات تیار کی گئی ہیں، جو کہ عجیب و غریب اور ٹرانس ہونے کے مغربی تصورات کی عکاسی کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر:

- ہم جنس پرست - Purus Samalingi,
- عورتوں میں ہم جنس پرست - Mahila Samalingi.
- وہ شخص جو لبھاتا ہو ہر جنس ک – Duilingi,
- ہجڑا - Antarlingi,
- ٹرانسجینڈر - Tesro Lingi.

پاکستان

اردو کی اصطلاحات ہیں جو پاکستان میں نر اور ٹرانس ہونے کی وضاحت کرتی ہیں۔ خواجہ سرا کی اصطلاح ایک چھتری کی اصطلاح ہے جو ہجرا، خواجہ سرا خواتین اور خواجہ سراؤں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ یہ ہجرہ کا اردو کا مترادف ہے، اور وہ انہی روایات میں سے بہت سی روایتوں میں شامل ہیں جن کی ہم نے اوپر وضاحت کی ہے، بشمول بدائی۔ پاکستان (اور ہندوستان) کے پنجاب کے علاقے میں، خسرہ کی اصطلاح خواجہ سرا کو بیان کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے، حالانکہ یہ اکثر توہین آمیز انداز میں استعمال ہوتی ہے۔ بہت سے خسرہ کا خیال ہے کہ ان کے جسمانی جسم کو عورت کی روح نے جکڑ لیا ہے، اس لیے وہ زیادہ نسائی انداز میں برتاؤ اور کام کرتے ہیں۔

خنساء مشکیل کی اصطلاح کسی ایسے شخص کو بیان کرتی ہے جس کی تعریف کرنا مشکل ہو مرد یا عورت۔ مغربی اصطلاحات میں، یہ اینڈروگینس کے برابر ہوسکتا ہے۔

مرات/مورات کی اصطلاح پاکستان میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے افغانستان کے حصے میں وضاحت کی ہے، یہ اصطلاح ان لوگوں کی نمائندگی کرتی ہے جو مردانہ اور نسائی دونوں طرح کی توانائیاں رکھتے ہیں، اور اپنے آپ کو اس طرح ظاہر کرتے ہیں۔

زنانہ کی اصطلاح مردانہ جنسی تعلق رکھنے والے مردوں کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

سری لنکا

سری لنکا میں ناچی کمیونٹی ایک دلچسپ اور کثیر جہتی گروپ ہے جو آسان زمرہ بندی سے انکار کرتا ہے۔ ان کی تاریخ ثقافتی، مذہبی اور سماجی سیاق و سباق کے ساتھ گہرائی سے جڑی ہوئی ہے، جو ان کی شناخت کو پیچیدہ اور اہم بناتی ہے۔ اصطلاح "ناچی" عام طور پر سری لنکا میں ٹرانس جینڈر افراد کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ کچھ ناچی بتاتے ہیں کہ وہ پچھلی زندگی میں عورتیں تھیں اور ان کی موجودہ شناخت اسی تجربے کا نتیجہ ہے۔ بہت سے لوگ صنفی توثیق کے عمل سے گزرنے کے بجائے اپنی نسوانی صنفی سبجیکٹیوٹی کو منانے اور اپنی حیاتیاتی "مردانہ پن" کے کلیدی پہلوؤں کو قبول کرنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ نچچی کی اصطلاح ہم جنس پرستوں کی طرف سے بھی استعمال کی جاتی ہے تاکہ وہ مردانہ مردوں کی وضاحت کریں جو مرد کے طور پر شناخت کرتے ہیں، اور مردوں کی طرف راغب ہوتے ہیں۔ ناچی مردوں کے ساتھ تعلقات کی پرجوش خواہش رکھتے ہیں، اور ان کے وجود کی تاریخی جڑیں صدیوں پرانی ہیں۔

ناچی برادری کا ہندو زرخیزی کی دیوی کے ساتھ قدیم وابستگی ہے۔ خواجہ سرا بن کر، وہ ایک نیم مقدس درجہ حاصل کر لیتے ہیں اور نوبیاہتا جوڑے اور نوزائیدہ بچوں کی صحت اور زرخیزی کو برکت دے سکتے ہیں۔ تامل بولنے والے شمالی صوبے میں، کراس ڈریسنگ ثقافتی تانے بانے کا حصہ ہے، جو مردوں میں نسائیت کے تصور کو کم ناواقف بناتی ہے۔

کچھ ٹرانس جینڈر لوگوں نے مشورہ دیا ہے کہ ٹرانس جینڈر کمیونٹی کو سنہالی اصطلاح، سماریسی استعمال کرنی چاہیے۔ اس کو پش بیک ملا ہے کیونکہ یہ اصطلاح ہم جنس کے تعلقات کو بیان کرتی ہے۔ دوسروں نے مشورہ دیا ہے کہ کمیونٹی سنکرانتھی کی اصطلاح استعمال کرتی ہے، جس کا ترجمہ سنہالا میں ٹرانسجینڈر ہوتا ہے۔

تشکر کے ساتھ اختتام

تو، ہم وہاں جاتے ہیں! ہم امید کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کو دکھایا ہے کہ عجیب و غریب ہونا کوئی "سفید شخص چیز" نہیں ہے۔ یہ بہت زیادہ "براؤن پرسن چیز" ہے، یا ایک "انسانی چیز" ہے۔

جنوبی ایشیا کے نوآبادیاتی وجود سے پہلے، ہماری شناختوں کو پیار کیا جاتا تھا، قبول کیا جاتا تھا، ان کی قدر کی جاتی تھی اور کبھی کبھار عزت کی جاتی تھی۔ لیکن نوآبادیات نے اسے بدل دیا۔ اس نے ہمارے لوگوں کو ہمارے خلاف کر دیا، اور براہ راست نفرت اور غصے کو ہمارا راستہ بنایا۔

تاہم، یہ تاریخ جو کچھ ظاہر کرتی ہے، وہ یہ ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

ہمارے لوگ ہمیں دوبارہ پیار، قبول اور پیار کر سکتے ہیں۔ وہ پہلے ہی شروع کر چکے ہیں۔ لیکن وہ تب ہی ایسا کر سکیں گے جب ہم ایک حصے کے بجائے اپنے پورے نفس سے محبت کرنا شروع کر دیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس وسائل نے آپ کو دکھایا کہ ہمارے آباؤ اجداد اور ان کے معاشرے بیک وقت جنسی طور پر متنوع، صنفی متنوع، نسلی طور پر متنوع اور مذہبی طور پر متنوع ہونے کے ساتھ پرامن تھے۔ اصل میں، وہ اس کے لئے پیار کیا گیا تھا. ہم وہاں بھی پہنچ سکتے ہیں۔

ہم اسے ابھی کے لیے وہیں چھوڑ دیں گے، لیکن جانے سے پہلے، ہم آپ کو چند اثبات کے ساتھ چھوڑنا چاہتے ہیں:

- میں کسی کو اپنی ثقافت چھیننے یا مجھ سے یہ کہنے نہیں دوں گا کہ میری شناخت میری نسل یا مذہب کے مطابق نہیں ہے۔ میرے عجیب و غریب آباؤ اجداد مجھ پر مسکراتے ہیں۔ انہیں مجھ پر فخر ہے۔
- میری شناخت نسل در نسل بنی ہے۔ ان کی بنیاد مقامی تاریخ میں ہے۔ میرے لوگوں کی تاریخیں
- میں اپنے اسلاف کے اعمال اور محبت سے آزاد ہوا ہوں۔
- میں اپنے تمام حصوں اور ان کی قدر کو قبول کرتا ہوں۔

حواله جات

فکر مت کرو؛ ہم نے اس وسیلے میں موجود معلومات کو نہیں بنایا - ہم نے تحقیق کی اور اس کے بارے میں سخت سوچا۔ یہاں ان ذرائع کی فہرست ہے جن پر ہم نے بھروسہ کیا:

"Happiness and Harmonization – LGBT Laws in Bhutan" Salzburg Global Seminar <www.salzburgglobal.org>.

Ahmad Qais Munhazim "Afghan Muslim Aunties and Their Queer Gifts" (2023) 46(1) South Asia: Journal of South Asian Studies 206.

Akhilesh Pillalamarri "Afghanistan's Love-Hate Relationship With Homosexuality" (2016) The Diplomat <www.thediplomat.com>.

Alamgir "Khawaja Sara and Hijra: Gender and Sexual Identity Formation in Postcolonial Islamic Pakistan" (2023, Masters thesis, RMIT University).

Amit Gerstein ""So What Are You?": Nepali Third Gender Women's Identities and Experiences Through the Lens of Human Rights Development Discourse" (2020) 3 The GW Undergraduate Review 18.

Amit Kumar Singh "From Colonial Castaways to Current Tribulation: Tragedy of Indian Hijra" (2022) 40(2) Unisia 297.

An Ordinance to Provide a General Penal Code for Ceylon 1883.

Andrea Nichols "Dance Ponnaya, Dance! Police Abuses Against Transgender Sex Workers in Sri Lanka" (2010) 5(2) Feminist Crimonology 195.

Aruni Hemanthi Wijayath "Recognition of Transgender Community in Domestic Legal Regime: A Comparative Analysis between Sri Lanka and India" (2020) 1(1) KnowEx Journal of Social 41.

Bipasha Chakraborty "Vikriti Evam Prakriti: What seems unnatural, is natural" (2021) <honisoit.com>

Buggery Act 1533.

Criminal Tribes Act 1871

Dzongkha Development Commission (2015)

Gayathri Reddy With Respect To Sex: Negotiating Hijra Identity In South India

(University of Chicago Press, 2005).

Hoshang Merchant Yaraana: Gay Writing from South Asia (Penguin Books India, 2010).

Jody Miller and Andrea Nichols "Identity, sexuality and commercial sex among Sri Lankan nachchi" (2012) 15(5/6) Sexualities 554.

John Leupold "To Be, or Not to Be, in Bhutan" (2016) The Gay and Lesbian Review <glreview.org>.

Kaushalya Ariyarathne "Priest, Woman and Mother: Broadening the Horizons through Transgender/nachchi Identities in Sri Lanka" (2022) 43(2) Sri Lanka Journal of the Humanities 19.

Kaushalya Ariyarathne "To be or Not to be Seen? Paradox of Recognition among Trans Men in Sri Lanka" (2021) 15 Masculinities Journal of Culture and Society 66.

Kenneth Ballhatchet Race, Sex and Class under the Raj: Imperial Attitudes and Policies and Their Critics, 1793-1905 (Weidenfeld and Nicholson, 1980).

Lopamundra Sengupta Human Rights of the Third Gender in India: Beyond the Binary (Routledge India, 2023).

Maura Reynolds "Kandahar's Lightly Veiled Homosexual Habits" (2002) Los Angeles Times <www.latimes.com>.

Offences against the Person Act 1861.

Pashtun Sexuality (Human Terrain Team (HTT) AF-6, Research Update and Findings).

Rohit Dasgupta Digital Queer Cultures in India: Politics, Intimacies and Belonging (Routledge India, 2019).

Ruth Vanita and Saleem Kidwai "Rekhti Poetry: Love between Women (Urdu)" in Ruth Vanita and Saleem Kidwai (eds) Same-Sex Love in India: Readings in Indian Literature (Palgrave MacMillian, 2000) 220.

Ruth Vanita Queering India: Same-Sex Love and Eroticism in Indian Culture and Society (Routledge, 2002).

Saittawut Yutthaworakool "Understanding the Right to Change Legal Gender: A Case Study of Trans Women in Sri Lanka" (2020, Masters thesis, Global Campus Asia-Pacific).

Santhushya Fernando, Senel Wanniarachchi and Janaki Vidanapathirana Montage of Sexuality in Sri Lanka (UNFPA and College of Community Physicians of Sri Lanka, 2018).

Shakthi Nataraj "The Thirunangai Promise: Gender as a Contingent Outcome of Migration and Economic Exchange" (2022) 19 Anti-Trafficking Review 47.

Shraddha Chatterjee "Transgender Shifts: Notes on Resignification of Gender and Sexuality in India" (2018) 5(3) TSQ: Transgender Studies Quarterly 311.

Sushmita Gonsalves "A Constructed Sexuality: Re-Discovering the Jogappas of South and West India" (2022) 2(1) Skylines of Anthropology 45.

Swakshadip Sarkar "Dissecting Universality of Homosexual Identity Formation From West Bengal's Frame of Reference" (2020, unpublished paper).

UNDP and Williams Institute Surveying Nepal's Sexual and Gender Minorities: An Inclusive Approach (Bangkok, 2014, UNDP).

Walter Penrose "Colliding Cultures: Masculinity and Homoeroticism in Mughal and Early Colonial South Asia" in Katherine O'Donnell and Michael O'Rourke (eds) Queer Masculinities, 1550-1800: Siting Same-Sex Desire in the Early Modern World (Palgrave Macmillan, 2006) 1550.